جھگڑے کے نقصانات

15-March-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

هر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(1)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

---

1 ...معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے"** کے صَفْحہ نمبر 86 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے۔ آیئے! وہ حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جا رہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتْنہ و فَساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا

ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کر دے گی اور لوگ لڑنا بھڑنا خود ہی شروع کر دیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کر رہا تھا۔ شیطان نے شیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی (Cat) نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہو گئی، دو (2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کر دیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شیرے کے برتن میں جا گری اور مر گئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کر دیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو (2) فوجیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ ملخصًا)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہُوا وَقْت آیا عجب یاالٰہی
سبھی ایک ہو جائیں اِیمان والے پئے شاہِ عالی نَسَب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے درمیان فِتْنہ و فَساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ یہ

مَردُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کر کے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، کَل تک جو ایک دوسرے کی عزت کے مُحافِظ تھے، کل تک جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، کَل تک جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، کَل تک جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، کَل تک جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مدد گار تھے، کل تک جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں ہی کارفرما ہوتی ہے۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خَبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دُشمنی ڈلوادے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دکھائی دیتا ہے، مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چل رہی ہیں، کہیں اَساتِذہ و طَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تلخ کلامی جاری ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض آپس میں لڑ بھڑ رہے ہیں تو کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

درسِ قرآں اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چُنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر چار فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری،

کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۹۳، حدیث:۲۴۵۷)

(2)فرمایا:جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑدے۔(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت وآداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3)فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4)فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑدے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبر کر

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۸۷)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے **معلوم ہوا** کہ جھگڑالو شخص کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، جھگڑا کرنے والا اللہ پاک کی ناراضی مول لیتا ہے، جھگڑا کرنا گمراہی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے اور حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا کرنے والا اُس وَقت تک اِیمان کی حقیقت میں کامِل نہیں ہوسکتا جب تک کہ جھگڑا نہ چھوڑدے۔

جھگڑے کی آفات

حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ حَجَر مَکّی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ **فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مُبتَلا کر دیتی ہے۔**(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۶۷۴)(جھگڑوں کی)

چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۶۰۷ ملخصًا)

تو کتنے نادان ہیں وہ مسلمان جن کا ناحق جھگڑا کئے بغیر گزارا نہیں ہوتا، ایسوں کو ڈر جانا چاہئے کہ لڑائی جھگڑوں کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا تو کہیں ذلّت و رُسوائی مُقدّر نہ بن جائے۔ لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ یاد رہے! جو خوش نصیب حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچہ

جنّتی گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابو داود، ۴/۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے　　　ہر وَقت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زندگی کا مُطالَعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضِح ہو جائے گی کہ

یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے، کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نَس نَس میں رَچ بَس چُکا تھا اور اگر کوئی بِلاوجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعاملے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے مُتاثِّر ہو کر اِن کا مُخالِف بھی جھگڑا چھوڑ کر صُلح پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العُلوم"** جلد 3 صَفْحہ نمبر 362 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا سالِم بن قُتَیْبَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو بَکْرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچازاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکا دوں۔ (پھر کہا:) میں نے خُصُومَت (جھگڑے) سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو لے جانے والی، مُرَوَّت کو کم کرنے والی، لذّت کو ختم کرنے والی اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔ یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟، میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا چل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری

ہے۔(احیاء العلوم،۳/ ۳۶۲، ملخصاً)

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی　　مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً ہر عقلمند شخص اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرف لڑنے والوں کی ذات تک ہی مَحدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ایسوں سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے، چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑوں سے ہونے والے نقصانات

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صِرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑنے لگتے ہیں، اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔ اِس نااِتّفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کرپاتے اور چھوٹی چھوٹی غَلطیوں (Mistakes) کو اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔ مَرد چاہتا ہے کہ عَورت نوکرانی کی طرح رہے اور عَورت چاہتی ہے کہ مَرد میرا غُلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزر پائے گی؟۔

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحتیوں کو

زَنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اثر انداز نہیں ہوتی، والِدَین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، الغرض روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میاں بیوی کی جُدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگائیے، چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹا لیتا ہے۔ (مُسلِم، کتاب الصفة القيامة والجنة النار ،باب تحريش الشيطان وبعث سراياه الفتنة الناس۔۔۔الخ ص ۱۱۵۸ حدیث: ۷۱۰۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنے

کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟"** اور **"ساس بہو میں صُلح کا راز"** کا ضرور مطالعہ کیجئے، گھر امن کا گہوارہ بنانے میں کافی مدد حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں سے محرومی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست انسان کو بہت سی نعمتوں سے محروم کروادیتی ہے۔ مثلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ (Eye) پھُوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹُوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مُہروں میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹُوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار یا دوست اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لُقمۂ اَجل بن کر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دُنیاوی نُقصانات ہیں وہیں دِینی اِعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعِث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سُورت بھی موجود ہے مگر اِس بابَرَکت رات کی تَعْیِین بھی دُو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد

فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تَعْیِین اُٹھالی گئی، ممکن ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر۔۔۔الخ، ۱/۶۶۲ حدیث: ۲۰۲۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۰ ملخصاً)

آیئے! ہم سب نِیَّت کریں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گی، لڑتے جھگڑتے مسلمانوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گی، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دلائے گا تو صبر کریں گی، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزتی، بے حسی، چیخنے چلانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تَعَصُّب اور ظُلم کرنے سے بچیں گی، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے گا تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دور رکھ کر شیطان کو ناکام ونامراد کر دیں گی اور یہ مدنی سُوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہے کرم اِس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، جب وہ سبب پایا جاتا ہے تو لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسرے آدمی تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔(عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر... الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث:۲۱۶)

افسوس صد کروڑ افسوس! دوستوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابت کر دے۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت خیزیوں پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے "گناہوں کی نحوست" کے صَفْحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غُلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے

کہ کوئی لونڈی خرید کراُس کے ساتھ عیش کریں اور آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبَّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غُلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فِکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کر کے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُسترا لے کر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پُختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور استرا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اقارب میں باہم لڑائی ہوئی اور سو(Hundred) کے قریب آدمی مارے گئے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۵)

حسد، وعدہ خلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

8 مدنی کاموں میں سے ایک "گھر درس"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ چُغلی وہ ہلاکت خیز عادت ہے جس کے نتیجے میں شکوک و شُبہات، نااِتّفاقیوں، قتل و غارت گری اور خاندانوں میں لڑائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ لہٰذا لڑائی

جھگڑوں اور ان کی طرف لے جانے اسباب سے خود بھی بچیئے، اپنے گھر والوں اور دوستوں کو بھی بچتے رہنے کی ترغیب دلایئے۔ لڑائی جھگڑوں اور ان کے اسباب سے پیچھا چھڑانے، چغلخوری کی آفت سے نجات پانے اور مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "گھر درس" بھی ہے، آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سنت دینے یا سُننے کی ترکیب ضرور فرمایئے(جس میں نامحرم نہ ہوں)۔امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔(دورانیہ 7 مِنَٹ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر درس میں بھی علمِ دِین کے موتی لُٹائے جاتے ہیں اور علمِ دِین سیکھنے کی تو کیا ہی بات ہے کہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض سے متعلق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔" حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ "میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سننے کے بعد کوئی حدیث نہیں بھولا۔" (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم الخ، رقم ۲۰، ج۱، ص۵۴)

لہذا آپ بھی گھر میں درس دینے کی نیت فرمالیجئے آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

گھر درس شروع کر دیا

عطار والہ (بوریوالہ ضلع وہاڑی، پنجاب) کی ایک اسلامی بہن جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی، شرعی پردہ کا بھی کوئی ذہن نہ تھا، خوش قسمتی سے کسی نے اُنہیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ کی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" تحفتاً پیش کی، اس کے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کرنے سے انہیں اندازہ ہو گیا کہ یہ انتہائی دلچسپ اور معلوماتی کتاب ہے۔ چنانچہ اس کے بعد ان کا روزانہ کا معمول بن گیا کہ فیضانِ سنّت کے کچھ نہ کچھ صفحات کا نہ صرف مطالعہ کرتیں بلکہ اپنے دادا جان کو بھی سناتیں جسے وہ بڑی یکسوئی سے سنتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف مسجدِ بیت میں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے دورانِ اعتکاف اوّل تا آخر فیضانِ سُنَّت پڑھنے کی نیت کر لی۔ جب نوافل و تلاوت سے فراغت پاتیں تو فیضانِ سنّت کے مطالعے میں مصروف ہو جاتیں اور ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرتی جاتیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ سے بیعت کی سعادت تو پہلے ہی حاصل کر چکی تھیں اب ان کی پر تاثیر تحریر پڑھنے سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنا، اسی جذبہ کے تحت انہوں نے پابندی سے گھر درس شروع کر دیا جس کی برکت سے آہستہ آہستہ گھر میں مدنی ماحول قائم ہونے لگا۔ ٹی وی کی نحوست سے جان چھوٹی، نمازوں کی پابندی اور شرعی پردے کا ذہن بنا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ ان کی شادی بھی دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ سے نہایت سادگی سے ہوئی، ولیمہ کی رات اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد بھی ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں

گا تا کہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حِلیۃُ الاَولیاء، ۵/۶، حدیث:۶۲۲۷)

دُعائے عطار: یاربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

زمینوں پر ناجائز قبضے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔اپنی جمع پُونجی خرچ کر کے ذاتی مکان کا خواب آنکھوں میں سجائے کوئی شخص جب زمین خریدنے میں کامیاب ہو جاتاہے تو اُسے یہ فکر سونے نہیں دیتی کہ قبضہ گروپ سے اپنی زمین کو محفوظ کس طرح رکھا جائے ؟ اِحتیاطی تدابیر اپنانے کے باوجود اگر اُس کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو خوشامدیں کرنے پر بھی خُوفِ خدا سے محروم قبضہ خوروں کو اُس پر ترس نہیں آتا بلکہ اُسی کی زمین اُسے واپس کرنے کے لئے اچھی خاصی رقم طلب کی جاتی ہے، اگر وہ مَظلوم شخص قبضہ چُھڑانے کے لئے عدالت (Court) کا دَروازہ کھٹکھٹائے تو ایسے ایسے تاخیری حربے اِختیار کئے جاتے ہیں کہ زمین کا اصل مالک زمین میں جاسوتا ہے لیکن اُسے زمین واپس نہیں ملتی۔ زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ آج جس زمین پر قبضہ کر کے وہ خُوش ہورہے ہیں اور مظلوم کی بددعائیں لے رہے ہیں، کل مرنے کے بعد یہی زمین گلے کا طُوق بن کر رُسوائی کا سبب نہ بن جائے ۔بسااُوقات دنیا میں ہی قبضہ گروپوں کا انجام قتل وغارت اور قید کی صورت میں دوسروں کو درسِ عبرت دیتا

ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِحَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالِشْت زمین بھی ناحق لی قِیامت کے دن اُس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کر دے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں اُس کی قَبْر بن گیا۔ (مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۲)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دکھانا مَولیٰ

بیٹھوں جو دَرِ پاک پیمبر کے حُضور اِیمان پر اُس وَقْت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص ۴۴۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! لڑائی جھگڑا کرنا کس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس میں مُبتَلا ہو کر انسان دنیا کے اندر ہی عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔ قربان جایئے! دعوتِ اسلامی پر جو اِس نازک دور میں بھی مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے دور رکھنے اور اِنہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی

ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ وہ پرانی اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں اُنہیں مَدنی ماحول میں فَعال کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر گھر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے کا ذہن دینا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری وفوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور توبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پاسکتی ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور اِن پر عمل کی کوشش کیجئے:

(1) حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقْت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ

بَرَکاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اور قُلۡ ھُوَاللہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتِّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مر آۃ المناجیح،۶/۹) (2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگڑائیے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔ (3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث و رِوایات ،وَاقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔ (4) اپنے اندر عاجزی و اِنکساری پیدا کیجئے۔ (5) جھگڑالو دوستوں کی صحبت سے بچئے۔ (6) اپنے غُصّے پر کنٹرول رکھئے۔ (7) رِسالہ **"ظلم کا انجام"**، **"احترامِ مسلم"**، **"غُصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتۡ بَرَکاتُھُمُ الۡعَالِیَہ ہماری تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا ترا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆لڑائی جھگڑے کرنا کروانا شیطان کو بہت زیادہ پسند ہیں۔

☆لڑائی جھگڑے ملک وملّت کے لئے اِنتہائی نقصان دہ ہیں۔

☆لڑائی جھگڑے گھروں اور خاندانوں کی بربادی کا سبب ہیں۔

☆لڑائی جھگڑے کرنا اللہ پاک کو ناراض کرتا ہے۔

☆لڑائی جھگڑے کرنا گمراہی کا سبب ہے۔

☆لڑائی جھگڑے فتنوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

☆لڑائی جھگڑے دِین و دنیا کی بربادی کا سبب ہیں۔

☆لڑائی جھگڑے نعمتوں سے محروم کروادیتے ہیں۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور آپس میں پیار و مَحَبَّت سے رہنے کی تَوفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

صلح کرنے کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔(فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۱۳۱ملخصاً) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔(مستدرک، ۷۹۵/۵، حدیث:۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۱۹/۲) چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔(در منثور، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲۷۹/۲ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۷۱۳/۲) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء في إصلاح ذات البین، حدیث: ۱۹۴۵، ۳۷۷/۳) تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2) دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔ سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتابِ الادب، باب اصلاح بین الناس ۳۲۱/۳، حدیث: ۶) عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔(احیاء العلوم،

۲/۱۲۶۶) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(ابو داود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴) مثلاً زوجین (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلح کرائی جائے کہ خاوند (شوہر) اُس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اِس قدر شراب و سُود اپنے غیر مسلم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صُلح کروانا حرام ہیں جن کا توڑ دینا واجب ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳ ملخصًا)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعَہ فرمایئے۔